قل ان الفضل بید الله یؤتیه من یشاء

ظلمتیں کافور ہو جائیں گی الکدن دیکھنا

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط وکتابت مینجر
الفضل قادیان ضلع گورداسپور
کے پتہ پر ہو *
چندہ غیر ممالک سے
(۸ روپے)

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

جلد ۲ | مورخہ ۲۸ جون سنہ ۱۹۱۴ء مطابق ۳ شعبان سنہ ۱۳۳۲ھ | نمبر ۵

مدینۃ المسیح *

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی بخیر وعافیت ہیں۔ اہل بیت مسیح موعود وخاندان حضرت خلیفہ اوّل میں الحمد للہ خیریت ہے *

(۲) میر ناصر نواب صاحب نے تین اور مکان دور الضعفاء میں تیار کروائے ہیں جو بہت خوشنما اور ضروریات کے لئے کافی ہیں جن لوگوں کے چندے سے بنے ہیں۔ اللہ انہیں جزائے خیر دے *

(ب) ڈھاب میں اور بھی بہت سے مکان بننے کے لئے بھرتی ڈالی جا رہی ہے *

(۳) مدرسہ تعلیم الاسلام کے انٹرنس کا نتیجہ نکل آیا چار زیر تجویز ہیں۔ ان کے لئے دعا کی جاوے۔ مدرسہ کے ہال کی تعمیر کا کام شروع ہے *

(۴) مبلغین جو بیرونجات میں کام کر رہے ہیں۔ انکی کامیابی کی خبریں آرہی ہیں۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب کی معرفت شام میں ایک روسی جو فرانسیسی زبانوں کا عالم بھی ہے۔ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوا۔ مولوی فاضل محمد اسمٰعیل کی معرفت رجوعہ (گجرات) میں بیس ہائیس احمدی ہوئے *

تازہ خبریں

وکٹوریہ ۲۴ جون - ایک عام جلسہ میں پاس کیا گیا کہ کنیڈا کی مغربی ساحل پر یہ عام رائے ہے کہ ایشیائیوں کی درآمد سلطنت کی بہترین اغراض کے منافی ہے اسلئے جہاز کوماگاٹا مارو کے مسافروں کو فوراً لوٹا دینا چاہیئے مگر جہاز کو واپس لے جانے کا مسئلہ ابھی حل ہوتا نظر نہیں آتا *

لنڈن ۲۳ جون - آج لارڈ کریو نے دیوان خاص میں ہوم رول کی ترمیم کا مسودہ پیش کیا۔ آخر اس مسودہ کی پہلی خواندگی پاس ہوئی *

لنڈن ۲۳ جون - ایک جہاز کی بلفاسٹ میں تلاشی لیگئی۔ تو چھوٹی قسم کی مارٹنی الفیلڈ بندوقیں گٹھوں کے بیچ میں چھپائی ہوئی برآمد ہوئیں *

بمبئی ۲۵ جون - بحرین نامی جہاز کراچی سے حاجیوں کو لے کر ۱۵ جولائی کو روانہ جدہ ہوگا *

برہما کے علاقہ منبو سے شدید سیلاب کی وجہ سے کئی دیہات غرق ہوگئے۔ آجتک ایسے سیلاب کی نظیر دیکھنے میں نہیں آئی *

سر پی سی چٹرجی سابق جج چیفکورٹ پنجاب ریاست نابھ میں دار المہام مقرر ہوئے ہیں *

پنجاب یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس کا نتیجہ معلوم ہوا ہے کہ قریباً ۳۲ فیصدی طلباء کامیاب ہوئے ہیں۔ کامیاب امیدواروں میں سات لڑکیاں بھی ہیں *

ہوڑہ میں نیا پل تعمیر کرنے پر قریباً ایک کروڑ روپیہ صرف کیا

(باہتمام منشی غلام رسول منیجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے لئے شائع ہوا)

مبلغین کا جلسہ

مبلغین کو مختلف مسائل اسلامیہ سے آگاہ اور انہیں تبلیغ کے لئے تیار کرنے کے واسطے ہفتہ میں دوبار تقریریں ہوتی ہیں۔ اس جمعہ کی صبح کو جلسہ ہوا۔ اس میں اخلاق نبوی - کفر و اسلام نماز بہ اقتداء غیر احمدیان پر تقریریں ہوئیں۔ مولوی فاضل محمد اسحٰق صاحب نے اپنے پریذیڈنشل ریمارکس میں اخلاق نبوی کے متعلق فرمایا۔ کہ نبی کریم صلعم کے خدا کے ساتھ جو تعلقات ہیں۔ وہ ان صلواتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العالمین ۔ سے ظاہر ہیں۔ پھر وفات کے وقت بالرفیق الاعلیٰ باربار کہنا - بتاتا ہے۔ کہ آپ کیسے منقطع الی اللّٰہ تھے۔ (۲) حاکم کے ساتھ تعلقات بہ حیثیت محکوم دیکھنے ہوں۔ تو مکی زندگی پر نظر کرو۔ آپنے قریشیوں کی گورننگ باڈی کے قواعد کی باوجود اختلاف عقائد وخیالات وعادات کے ذرا بھی خلاف ورزی نہیں کی پھر جب آپ خود حاکم ہوگئے۔ تو اپنے محکوموں سے جو حسن سلوک کیا۔ وہ ایک تاریخی واقعہ ہے۔ حضرت یوسف کو بھائیوں نے صرف کنوئیں میں ڈال دیا تھا۔ مگر حضور کے بھائیوں نے آپکو اور آپ کے متبعین کو وہ دکھ دیئے۔ کہ الحفیظ والامان۔ پھر حضرت یوسف کے اختیارات کا تو یہ حال تھا۔ کہ ماکان لیاخذ اخاہ فی دین الملک اور حضور نبی کریمؐ تو ہر طرح اختیارات رکھتے تھے۔ پس آپکا ایسے حالات میں اپنے خون کے پیاسوں اپنے دکھ دینے والوں کو لاتثریب علیکم الیوم یغفر اللّٰہ لکم فرمانا بہ حیثیت حاکم آپ کے اعلیٰ اخلاق کے ثبوت میں دلیل قاطع ہے۔ بیوی بچوں کے ساتھ تعلقات اسی سے ظاہر ہیں۔ کہ آپ نے اتنی بیویوں سے نکاح فرمایا۔ کہ جس کی نظیر اسلام میں پھر تیرہ سو برس تک نہیں دیکھی گئی۔ دو بیویوں میں بھی عدل کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے نو بیویوں میں عدل قائم رکھا - اور کبھی آپ کی بے انصافی کی شکایت نہیں ہوئی دشمنوں کے ساتھ آپ خانہ کعبہ کا عمرہ کرنے کے لئے تشریف لائے۔ اسوقت آپکے صحابہ جنگ کے لئے بھی تیار تھے۔ مگر آپ نے فرمایا۔ میں ان کی ہر شرط ماننے کے لئے تیار ہوں۔ بشرطیکہ اس میں خدا کے کسی حکم کی ہتک نہ ہو۔ صحابہ کو اس وقت ایسا رنج تھا۔ کہ وہ ان یقتتلو ابعضہم بعضہم مگر آپنے دشمن سے حسن سلوک کیا۔ دوستوں سے جو سلوک کیا۔ وہ خود دوستوں کے طرز عمل سے ظاہر ہے۔ کہ وہ سب کے سب آپ پر جان تک فدا کرنے کے لئے تیار تھے۔ اپنے اموال۔ اپنے خویش و اقارب اپنے احباب۔ اپنے اوطان چھوڑ کر جس مبارک وجود کے قدموں میں آگئے۔ وہ کیسے خلق عظیم کا مالک ہونا چاہیئے

اس کے بعد آپ نے بتلایا۔ کہ ایک لفظ کے لغوی معنے ہوتے ہیں۔ ایک اصطلاحی - کفر بمعنی انکار - اور ایمان بمعنی ماننے کے۔ قرآن مجید میں آیا ہے۔ مگر اصطلاحی معنی اور ہیں۔ مثلاً یکفرون بالطاغوت میں کفر بمعنی انکار ہے۔ اور اصطلاح الکافرین میں کفر بمقابلہ ایمان ہے اور ایمان کے معنے خود رسول اللّٰہ صلعم نے حدیث میں بیان فرمائے ہیں۔ (مشکوٰۃ کی پہلی حدیث دیکھو) - کہ اللّٰہ - ملائکہ - رسل - کتب - قدر خیر و شر - حشر و نشر کو ماننا۔ پس جو اس تمام مجموعہ کو مانے گا۔ وہ مومن کہلائیگا جو ملائکہ میں سے کسی ملک یا رسل میں سے کسی رسول یا کتب یعنی مجموعہ الہامات میں سے کسی الہام کو نہ مانے گا۔ وہ مومن نہیں۔ مسیح موعود رسولوں میں سے رسول تھے ان کے الہامات (کہ کتب سے یہی مراد ہے) میں سے کسی الہام کو نہ مانیگا۔ وہ مومن نہیں بلکہ کافر ہے۔

نماز کے متعلق بیان کیا۔ کہ جب دو چار احمدی ہوں تو ان میں سے جو اتقی و اعلم و اقرء ہو۔ وہی امام ہو سکتا ہے تو پھر ایک احمدی کا امام غیر احمدی کیونکر ہو سکتا ہے۔ جو مومن نہیں۔ اور جو ان دعاؤں پر صدق دل سے آمین نہیں کر سکتا۔ جو ایک احمدی کے قلب سے اپنے امام اور سلسلہ کے متعلق نکلتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے جو فتویٰ دیا ہے۔ اس میں کسی ملک یا علاقہ کی قید نہیں لگائی۔ بلکہ حسب اعلام الٰہی قطعی حرام فرمایا۔ ناواقف کے پیچھے بھی نماز پڑھنے کی اجازت نہیں۔ تو پھر ایسے لوگوں کے پیچھے کیونکر نماز جائز ہو سکتی ہے جو حضرت مرزا صاحب کے دعوٰی سے آگاہ ہیں خواہ وہ کفر کا فتویٰ نہ بھی دیتے ہوں۔ خلیفۃ المسیح نے لاہور میں فرما دیا تھا۔ کہ جن مسائل پر حضرت اقدس فتویٰ دے چکے ہیں۔ ان کے خلاف کسی کا حق نہیں۔ کہ فتویٰ دے خاتم الخلفاء کے احکام کوئی غیر مامور بلکہ کوئی آئندہ کا مجدد بھی نسخ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اب خلیفہ یا مجدد جو ہوگا۔ وہ مسیح موعود کے اتباع کی برکت سے ہوگا۔ برادر فقیر محمد نے شہادت دی۔ کہ افغانستان میں نماز غیر احمدی کے پیچھے پڑھ لینے کے متعلق میں نے حضرت خلیفہ اول سے پوچھا۔ اور جان کا خطرہ بتایا۔ تو آپ نے پھر بھی اجازت نہ دی۔ اور فرمایا ملک چھوڑ دو۔

کوئی اجازت کسی کی شخصی کمزوری کو مد نظر رکھ کر یا کسی کو فتنہ سے بچانے یا کسی بڑی اسلامی غرض کی تحصیل کے لئے دیگئی ہو۔ وہ باینکہ میرے نزدیک . . . . . . بطور سپیشل کیس - اصول پر اثر انداز نہیں ہو سکتی ؎

خلافت کا صحیح مفہوم

یہی ہے۔ کہ وہ نبی کا جانشین ہوتا ہے۔ اور حسب فتوے حضرت خلیفۃ المسیح مندرجہ بدر جو حکم اصل کا ہے۔ وہی اس کے قائمقام کا خلفاء کے کسی فعل پر اعتراض کرنے والا کبھی کوئی عارف انسان نہیں ہوا حضرت عمرؓ پر جس نے مجلس میں اعتراض کیا اس نے صحیح اعتراض کیا؟ کسی اعلیٰ طبقہ کے انسان نے ایسا اعتراض نہیں کیا۔ خلیفہ کو اس کے سہو پر اپنی اصول پر اطلاع دیکھتے ہیں۔ جن پر ایک مقتدی نماز میں امام کو اطلاع دیتا ہے۔

نکات عجیبہ کا جواب

درخواست تو غیر احمدیوں کی یہ تھی۔ کہ ہم آپ کو مسیح موعود کو خیر خواہ امت محمدیہ اور آپ کے برا کہنے والے کو برا سمجھتے ہیں۔ پس ہمارے پیچھے نور محمد نماز پڑھ لیا کرے۔ اب اگر غیر احمدی غیر مکفر کے پیچھے نماز درست تھی۔ تو مسیح موعود نے جواب میں یہ کیوں نہ لکھا۔ کہ نماز پڑھ لیا کرے۔ بلکہ فرمایا تو یہ کہ شرط پوری کریں۔ جو حقیقۃ الوحی میں بھی آپ درج کر چکے ہیں۔ اور ہم ایمان رکھتے ہیں۔ کہ یہ شرط (تین سو مولویوں کو نام بنام کافر کہنا خدا کے کسی نشان کا انکار نہ کرنا) سوائے احمدی کے کوئی پوری نہیں کر سکتا۔

(۲) خلفاء محمدؐ میں سے بیشک مسیح موعود نے اپنے آپکو گنا۔ مگر کیا جو خلیفہ ہو وہ نبی نہیں ہو سکتا؟ (۳) سلطان قسطنطنیہ کے مقابل میں جب مامور من اللّٰہ امام موجود تھا۔ تو مفتی صاحب نے یہی لکھا تھا کہ امام وہ ہوتا ہے۔ جو مامور ہو۔ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ اور خلیفۃ المسیح کو امام ماننے میں آپ بھی غلطی پر ہیں ؎

نور خلافت ! یہ ایک ٹریکٹ ہے مولوی نعمت اللہ صاحب گوہر سکینڈ ماسٹر مڈل سکول نے شائع کیا سورہ نور بالخصوص آیت استخلاف کی خوب تفسیر کی ہے اور لطیف نکات بلند بیان کئے ہیں احباب اس کی اشاعت کریں۔ ارتی جلد - اور ایک روپیہ کی بیس عدد ؎

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ ۲۹ ۔ سورۃ المعارج بقیہ رکوع ۱

گذشتہ اشاعت سے آگے

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا ۝ خدا کے اندازے تم دیکھتے نہیں کہ اتنے لمبے ہوتے ہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے کہ یہ لوگ اگر انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ عذاب کس طرح آسکتے ہیں تو تم ان کی باتوں کی پرواہ نہ کرو بلکہ صبر کرو۔ اللہ تعالیٰ بہت جلد ان لوگوں کا انتظام کریگا۔ دوسرے یہ بھی بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ کے بعض کام تو پچاس پچاس ہزار سال کے اندازہ کے ہوتے ہیں تو پھر جب وہ طاقتور ہو کر اپنے کاموں میں اسقدر دیر جائز رکھتا ہے تو تم تو قادر نہیں ہو تم کیوں گھبراتے ہو کہ فلاں کام ابھی کیوں نہیں ہو جاتا ۔

اِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا ۝ وَنَرَاهُ قَرِيبًا ۝ یہ لوگ یہ نہ سمجھ لیں کہ ایسا کہاں ہو سکتا ہے یا ہماری ہلاکت میں صدیاں باقی ہیں۔ اس لئے یہ عذاب کو دور کی بات سمجھتے ہیں۔ لیکن ہم اس کو قریب دیکھتے ہیں یا یہ مطلب ہو کہ یہ عذاب کفار کے خیال میں ناممکن ہے لیکن ہمارے لئے آسان ہے ۔

يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ ۝ اس دن آسمان مہل کی طرح ہو جائیگا۔ مہل۔ تانبے۔ سیسے۔ چاندی۔ سونے پگھلے ہوئے کو کہتے ہیں (۲) تیل کی تلچھٹ اور باریک ذرات کو بھی کہتے ہیں ۔

وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝ اور پہاڑ عہن کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے یعنے بڑے بڑے آدمیوں کی سرداریاں جاتی رہیں گی (۲) عالم۔ بخیل۔ مدبّر لوگ ہلاک کئے جائیں گے (۳) بارشیں ہونگی زلزلے آئیں گے۔ آسمان سُرخ ہو جائیگا ۔

عہن۔ رنگین پشم کو کہتے ہیں ۔

وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا ۝ يُبَصَّرُونَهُمْ اور کوئی دوست دوست سے سوال نہیں کریگا وہ دکھائے جائینگے۔ ایک دوسرے کو مگر ہر ایک کو اپنی ہی فکر ہوگی یہ کوئی کسی سے نہیں پوچھیگا۔ کہ تمہارا کیا حال ہے کیونکہ یہ تو اسی وقت دوسرے کو پوچھتا ہے جبکہ کوئی خود آرام میں ہو ۔

يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ مجرم چاہے گا۔ کہ کاش اس دن کے عذاب کی بجائے اپنے بیٹے بیوی۔ بھائی اور اپنے رشتہ داروں کو جو اسے جگہ دیتے تھے۔ فدیہ کے طور پر دیدے۔

وَأَخِيهِ ۝ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ۝ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ ۝ فصیلہ (۱) کنبہ کو کہتے ہیں (۲) اعضا و جوارح کو بھی کہتے ہیں یعنے وہ شخص کہیگا کہ میرے ہاتھ پاؤں۔ کان۔ ناک کاٹ دو۔ لیکن مجھے چھوڑ دو اور جو کچھ زمین پر ہے لے لو اور مجھے نجات دیدو۔ لیکن اس کو کہا جائے گا۔ کہ یہ نہیں ہو سکتا ۔

كَلَّا ۖ إِنَّهَا لَظَىٰ ۝ نَزَّاعَةً لِّلشَّوَىٰ ۝ تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ۝ وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ ۝ یہ عذاب بڑے شعلوں والا ہے۔ یہ انسان کے منہ کی کھال ادھیڑ دیگا۔ یہ ایسی آگ نہیں ہوگی جس میں آدمیوں کو پکڑ کر گھسایا جائے بلکہ جہاں کہیں بھی کفار ہونگے وہیں یہ پہنچ جائے گی۔ اور یہ آگ بلاتی ہوگی۔ یعنے اگر تم (کفار) اس سے بھاگو گے۔ تو یہ تم کو گھیر لیگی۔ کیونکہ تم نے مال جمع کیا اور بند رکھا یعنے بخل کیا اور اللہ کے راستے میں خرچ نہ کیا ۔

إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ۝ انسان تو بڑا بے صبر ہے۔ ہلوع حریص کو بھی کہتے ہیں۔ یہاں لوگوں کو بڑی ٹھوکر لگی ہے کہ جب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کو ہلوعاً پیدا کیا گیا ہے۔ تو پھر اس پر الزام ہی کیا ہے۔ مثلاً ایک انسان کانوں سے سنتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے پکڑے کہ تو کیوں سنتا ہے۔ ایک آدمی ناک سے سونگھتا ہے یہ کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ اعتراض صرف علم عربی کی ناواقفیت کی وجہ سے ہے۔ یہ عربی زبان کا محاورہ ہے کہ جب کسی آدمی میں کوئی بات بہت زیادہ پائی جاتی ہے تو کہا جاتا ہے۔ خلق منہ یعنے اس سے پیدا کیا گیا۔ ہمارے ہاں بھی یہ محاورہ استعمال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ بات تو اس کی گھٹی میں پڑی ہوئی ہے یعنے اس کی فطرت میں داخل ہو گئی ہے۔ خلق منہ سے یہ مُراد لیجاتی ہے۔ کہ اس میں یہ بات پائی جاتی ہے۔ اسی طرح یہاں خلق ہلوعاً سے مُراد ہے کہ یہ تو بڑا حریص ہے۔ ہلوع کے ایک معنے خود قرآن شریف نے فرما دئے ہیں ۔

إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ۝ کہ جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو اضطراب ظاہر کرنے لگتا ہے۔ عورتوں میں یہ نقص بہت بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ جب کوئی ان کا عزیز مرتا ہے تو بڑی بکواس کرتی ہیں حتےٰ کہ بعض تو خدا تعالیٰ کو مخاطب کر کے یہ کہہ دیتی ہیں کہ اگر تیرا لڑکا مرتا تو تجھے معلوم ہوتا۔ کہ کتنی تکلیف ہوتی ہے ۔

جزوعاً۔ تکلیف کے وقت گھبرا جانے والا ۔

وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ۝ اور جب آرام پہنچتا ہے تو اسکے دل کی نرمی دور ہو جاتی ہے اور وہ بخل کرنے لگتا ہے۔ اور یوں ہو جاتا ہے کہ گویا کبھی اسے دکھ پہنچا ہی نہ تھا۔ اور اپنا مال خدا کی راہ میں

خرچ نہیں کرتا ۞

إِلَّا الْمُصَلِّينَ ۙ الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ۙ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ ۙ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ۙ	ہاں جن میں یہ سات صفتیں ہوتی ہیں۔ وہ ان عیبوں سے بچے ہوئے ہوتے ہیں (۱) ایسے نمازی جو اپنی نمازوں پر مداومت کرتے ہیں یعنے ایسے نہیں کہ تکلیف کے وقت تو نماز پڑھ لی۔ لیکن بعد میں سست ہو گئے یہ خوشی میں رنج میں۔ تنگی میں فراخی میں۔

تکلیف میں راحت میں۔ غرضیکہ ہر حال میں عبادت کرتے رہتے ہیں (۲) جن کے مالوں میں حصہ مقرر ہے۔ سائل و محروم کے لئے۔ سائل وہ جو سوال کر لیتا ہے اور محروم وہ جو سوال نہیں کرتا۔ سائل سے محروم کا حق زیادہ ہوتا ہے۔ محروم اس کو کہتے ہیں جو کہ باوجود احتیاج کے سوال نہ کرے۔ اللہ کے نیک بندے کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پسارتے ۞

ایک صحابی رضؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے کچھ دیا پھر اس نے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں کہ سوال کرنا بہت بُری چیز ہے۔ سوال مت کیا کرو۔ اُس نے کہا بہت اچھا اب نہیں کرونگا ایک جنگ کے موقعہ پر گھوڑے کو دوڑاتے ہوئے اس کے ہاتھ سے کوڑا گر گیا تو ایک اور صحابی اُٹھا کر اس کو دینے لگا اس نے کہا کہ خدا کی قسم مت اُٹھاؤ۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ کسی سے سوال نہیں کرونگا۔ خود نیچے اُترا۔ اور کوڑے کو اٹھا کر گھوڑے پر سوار ہوا۔ آنحضرتؐ نے اس کے معنے یہ فرمائے ہیں کہ سائل وہ ہوتا ہے جو دروازوں پر مانگتا پھرے۔ اس کو اس کی حالت کے مطابق دے دیا جایا کرے۔ لیکن اصل صدقہ کا وہی مستحق ہوتا ہے جو سوال نہیں کرتا ۞

پھر دوبارہ اس نے سوال کیا ۞

اس آیت کے یہ معنی بھی ہیں کہ انسان تو ضرورت کے وقت مانگ لیتا ہے لیکن چوپائے نہیں مانگ سکتے۔ ایسے لوگوں کا فیضان ایسا ہوتا ہے کہ آدمیوں کے علاوہ جانور بھی ان سے فائدہ اُٹھاتے ہیں ۞

آجکل جانوروں کی حفاظت کے لئے سوسائٹیاں قائم ہو رہی ہیں اور ہندو خصوصاً دعوے کرتے ہیں کہ ہم جانوروں کی بڑی حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن آج سے تیرہ سو ۱۳۰۰ سال پیشتر ہی اس آیت میں خدا تعالیٰ نے جانوروں کی حفاظت کرنی اعلیٰ درجہ کے مومنوں کا فرض رکھا ہے ۞

وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ۙ وَالَّذِينَ هُم مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ۙ إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ۙ	(۳) اور وہ لوگ جو جزا و سزا کے دن کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ اسلئے کہ وہ جانتے ہیں کہ اللہ کے عذاب سے کوئی بچ نہیں سکتا ۞
وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۙ	(۴) اور وہ لوگ جو اپنے سوراخوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ ہاں اپنی بیویوں اور لونڈیوں سے
إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۚ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۚ	تعلق رکھتے ہیں اور اس میں انپر کوئی ملامت نہیں۔ لیکن جو اس کے علاوہ خواہش کرتے ہیں وہ حد سے بڑھنے والے ہیں ۞
وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۙ	(۵) اور وہ لوگ جو امانتوں اور عہدوں کو پورا کرتے ہیں ۞
وَالَّذِينَ هُم بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ۙ	(۶) اور وہ لوگ جو اپنی شہادتوں پر قائم رہتے ہیں یعنے سچی گواہیاں دیتے ہیں ۞
وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۙ	(۷) اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کے محافظ بن جاتے ہیں ۞
أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ ۙ	یہی وہ لوگ ہیں جو عزت والے جنتوں میں ہوں گے ۞

سُورۃ المعارج رکوع دوم

مورخہ ۶۔ مئی ۱۹۱۴ء

کسی نا آشنا چیز کو دیکھ کر ہر ایک شخص اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ اب یہاں اتنے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں کسی نے کسی قسم کی ٹوپی پہنی ہوئی ہے کسی نے کسی وضع کی پگڑی باندھی ہوئی ہے لیکن چونکہ یہاں ایسا رواج ہے اسلئے یہ کوئی تعجب کی بات معلوم نہیں ہوتی۔ لیکن اگر کوئی آدمی اگر بجائے پگڑی کے لمبی سی کنٹوپ کی ٹوپی سر پر رکھ کر یہاں آ نکلے۔ تو سب کی طرف دیکھنے لگیں گے۔ اور ادھر متوجہ ہو جائیں گے اور خاص کر بچے تو اس کے استقبال کے لئے اُٹھ کر اس کے پاس پہنچیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک اجنبی چیز تماشا سمجھی جاتی ہے۔ اس لئے اس کی طرف لوگ متوجہ ہوتے ہیں۔ کسی گاؤں میں اگر کوئی کوٹ پتلون اور ٹوپی پہن کر چلا جائے۔ تو لوگ اس کے پیچھے بھاگے پھرتے ہیں کہ صاحب آگیا۔ اور غرباء کے گاؤں میں اگر کوئی سفید کپڑے پہن جائے تو لوگ اُس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنی عادت اور رواج کے خلاف باتیں دیکھتے ہیں اسلئے ادھر متوجہ ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب انبیاء دنیا میں آتے ہیں۔ تو چونکہ لوگ دنیاوی کاموں میں منہمک ہوتے ہیں اور دین سے بالکل غافل ہو چکے ہوتے ہیں اسلئے وہ نبی کو ایک عجیب مخلوق سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہر وقت خدا خدا کہتا ہے اچھے کاموں کی ترغیب دیتا ہے بُرے کاموں سے منع کرتا ہے اور نیک اعمال کے اعلےٰ ثمرات کی اُمید دلاتا ہے اس لئے لوگ اس کی باتیں سُنکر اس کے پیچھے لگ جاتے ہیں انمیں سے بہتوں کو حق دریافت کرنا مطلوب ہوتا ہے۔ بہتوں کی کوئی غرض نہیں ہوتی صرف تماشہ دیکھنے کے شوقین ہوتے ہیں۔ اور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل
۲۸ جون ۱۹۱۴ء

امور بحث طلب و جواب

سوال ۱ - آیت مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد - کا مصداق حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بجائے حضرت مرزا صاحب کو سمجھنا -

جواب - اعجاز المسیح صفحہ ۱۲۲ تا ۱۲۴ از عجائب قرآن کریم است کہ او از زبان عیسٰے علیہ السلام احمد را نقل کرد - موسیٰ علیہ السلام اسم محمد تا کر خوانندہ بداند کہ نبی جلالی عیسیٰ علیہ السلام مناسب حال خود اسمے اختیار کرد - یعنی ... است و عیسیٰ اسم احمد اختیار کرد - کہ اسم جمالی است .... پس حاصل کلام این است کہ ایں ہر دو ... مثیل خود اشارت کردہ اند - یاد گیر ایں نکتہ را ... نجات جہ تراز دہم ...... پس اگر ایں قبول کردی ... شدی در حفظ خدا تعالیٰ از ہر دجال و نجات ... از ہر گمراہی -

... صفحہ ۳۳۷-۶ - باوجود ان حوالوں کے یاد رہے ... احمد کا اولیں مخاطب و مستحق حضرت نبی کریم صلعم کو ... ہیں -

سوال دوم - حضرت مسیح موعود حقیقی نبی نہیں تشریعی ... البتہ بروزی نبی ہیں -

جواب - حضرت مسیح موعود حقیقی نبی ہیں - اور تشریعی نبی ... کیونکہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کشتی نوح ... اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو ... سے تشبیہ دیجاتی ہے " اور پھر فرماتے ہیں صفحہ ۱۳ - ... محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کے قائم مقام ... مگر شان میں ہزارہا درجہ بڑھکر مثیل موسےٰ ... سے بڑھ کر اور مثیل ابن مریم - ابن مریم ... سے بڑھکر - پس جب مسیح موعود کی ہر ایک پہلو سے ابن ... مشابہت ہے اور ہزارہا درجہ بڑھ کر شان میں ... سے

زیادہ ہے - تو اب سوچنا چاہیئے - کہ اگر مسیح ابن مریم حقیقی نبی تھے - تو مثیل ابن مریم بھی حقیقی نبی ہیں - اگر وہ حقیقی نبی نہیں - تو مسیح موعود بھی حقیقی نبی نہیں - لیکن یہ مسلمہ امر ہے - کہ مسیح ابن مریم حقیقی نبی تھے - اور غیر تشریعی نبی تھے - اسی طرح ہمارے حضرت مسیح موعود بھی ہیں -

سوال ۳ - ظلی اور بروزی اصطلاح صوفیاء کرام ہے - نہ کہ شرعی -

جواب - ہمکو صوفیاء کرام کی اصطلاح سے کوئی غرض نہیں - ہم کو ابن مریم کی اور مثیل عیسےٰ کی مماثلت کی غرض ہے - اس واسطے اس کا جواب سوال نمبر ۲ میں آگیا ہے - اور اگر صرف صوفیانہ اصطلاح تھی - تو نبی کے نام سے صرف مسیح موعود ہی کیوں مخصوص کیا گیا -

سوال نمبر ۴ - نبی امتی نہیں ہوتا - جیسا کہ آیا ہے وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ

جواب - براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۳ پر ایک نبی آنحضرت صلعم کی امت میں داخل ہے - پر باوجود امتی ہونے کے ان کا نبی اور مطاع ہوتا مسلم ہے -

سوال نمبر ۵ - نبی کے لئے ضروری ہے - کہ کوئی نیا حکم لائے - یا پہلے کسی حکم کو منسوخ کرے - جیسا کہ فرمایا احل لکم بعض الذی حرم علیکم -

جواب - صاحب شریعت نبی کے واسطے ضروری ہے کہ خدا کی طرف سے کوئی حکم نیا لائے - یا پہلے حکم کو منسوخ کرے - جیسے رسول اللہ صلعم - موسیٰ ع و حضرت ابراہیم ع - عیسیٰ ابن مریم اسرائیلی کوئی نیا حکم نہ لائے تھے - اور نہ ہی کسی حکم کو منسوخ کیا - بلکہ توراۃ پر عمل کرانے کے واسطے آئے اور اشاعت توراۃ کی - اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود نہ کوئی نیا حکم لائے - اور نہ کوئی پہلا حکم منسوخ کیا - بلکہ قرآن مجید پر عمل کرانے اور اشاعت قرآن کے واسطے تشریف لائے - جیسا کہ حضرت اقدس فرماتے ہیں دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۶۹۲ - کیونکہ مسیح اس وقت یہودیوں میں آیا تھا - کہ جب توریت کا مغز اور بطن یہودیوں کے دلوں پر سے اٹھایا گیا تھا ...... پس ایسے ہی اس زمانہ میں مسیح آیا - کہ جب قرآن کریم کا مغز اور بطن مسلمانوں کے دلوں پر سے اٹھایا گیا تھا ؎

مسیح ابن مریم خود انجیل میں فرماتے ہیں - کہ میں توراۃ کو منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں - اور قرآن مجید میں بھی توراۃ و انجیل کی تعلیم کا ذکر ہے - اور احل لکم بعض الذی حرم علیکم کے معنی ہیں - کہ جو چیزیں تم پر بعض احبار و رہبان یا رسوم و طغیان کے ذریعے حرام کردی گئیں ہیں ان کا حلال ہونا بیان کردوں - نہ یہ کہ خدا کی طرف سے حرام شدہ کو حلال کردوں - اگر ہر نبی کے لئے حلال کو حرام یا حرام کو حلال کرنا ضروری ہے - تو آپ قرآن مجید میں جن نبیوں کا نام آیا ہے - اُن سب کی طرف سے حلال کو حرام - حرام کو حلال کرنے کا ثبوت دیں - اگر آپ ایسا نہ دکھا سکیں - تو ثابت ہُوا - کہ یہ ضروری نہیں - کہ نبی وہی ہوتا ہے - جو کوئی حکم منسوخ کرے - یا نیا حکم لائے بلکہ خدا کی طرف سے غیب کی خبریں پانے والے کو نبی کہتے ہیں - انہی معنوں میں توراۃ کو منسوخ کرتے نہیں آیا - یہ مسیح ابن مریم نبی تھے - اور اگر مسیح ابن مریم نبی تھے - تو حضرۃ اقدس مسیح موعود بھی نبی ہیں - اور اگر مسیح ابن مریم نبی نہیں ہیں تو مسیح موعود بھی نبی نہیں ہیں - اگر رسول اللہ صلعم کی مماثلت حضرت موسیٰ کے برابر ہے - تو مسیح موعود کی مماثلت بھی حضرت مسیح ابن مریم کے برابر ہے - کیونکہ مماثلت میں تساوی ضروری ہے

سوال نمبر ۶ - حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - کہ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (بخاری و مسلم) اس لئے ضروری ہے کہ قیامت تک کوئی نبی نبوت کے حقیقی معنوں کے رُو سے نہ آئے -

جواب - حقیقی معنوں سے تو نبی آسکتا ہے - لیکن صاحب شریعت نبی نہیں آسکتا - کیونکہ حضرت عیسٰی ابن مریم حقیقی نبی تھے - لیکن صاحب شریعت نبی نہیں تھے - اسی طرح مثیل ابن مریم حقیقی نبی ہیں - مگر صاحب شریعت اور براہ راست نبی نہیں ہیں - خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے - کہ نبی اور رسول آتے رہیں گے - جیسا کہ فرمایا - یابنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی - یعنی اے بنی آدم اب جب تمہارے پاس رسول آویں - تم میں سے - پھر فرماتا ہے - کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی - خدا نے مقرر کردیا ہے - کہ غالب رہوں گا میں اور میرے رسول اسی آیت سے حضرت صاحب کشتی نوح صفحہ میں استدلال کرتے ہیں چشمہ معرفت صفحہ ۸۳ میں فرماتے ہیں - ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ - یہ آیت

میرے حق میں خدا تعالیٰ نے فرمائی ہے۔ یہی آیت خطبۂ الہامیہ صفحہ ۱۷۹-۱۸۰ ازالۂ اوہام صفحہ ۶۷۵ و شہادت القرآن وغیرہ میں درج ہے۔

حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰ فلا یظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول۔ حضرت اقدس ان رسولوں میں سے ہیں۔ جن کو خدا نے آپ پسند کیا۔ پھر دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ جبکہ ان تمام آیات کے مصداق حضرت اقدس ہیں۔ تو کیا وہ حقیقی نبی نہیں ہیں؟ ہاں بھائیو! صاحب شریعت نبی نہیں ہیں۔ فتدبروا۔

سوال نمبر ۷۔ اب دین کی تکمیل کیلئے کوئی بھی نہیں آئیگا۔ بلکہ تمکین دین کے لئے خلفاء آئیں گے وعد اللہ الذین اٰمنوا۔ الخ۔

جواب۔ تکمیل دین کے لئے بھی حضرت اقدس مسیح موعود آ گئے ہیں۔ دیکھو چشمۂ معرفت صفحہ ۸۳ فرماتے ہیں اس تکمیل کے لئے اس امت میں سے ایک نائب مقرر کیا۔ جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے۔ اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے۔ اور اشاعت اسلام کے واسطے بھی تشریف لائے ہیں۔ حضرت اقدس کی زبان مبارک پر اگر یقین ہے۔ تو مان لو ورنہ خیر۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود خاتم الخلفاء ہیں۔ نبی نہیں ہیں۔ تو اس کا جواب بھی حضرت اقدس نے خود دیدیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ کشتی نوح صفحہ ۱۶۔ کیونکہ میں روحانیت کی رو سے اسلام میں خاتم الخلفاء ہوں۔ ۔۔۔

پس معلوم ہوا۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود تکمیل دین محمدیہ کے لئے بھی آئے۔ اور ابن مریم کی طرح حقیقی معنوں میں نبی بھی ہیں۔

سوال نمبر ۸۔ اس کا جواب خود آپ نے دیدیا ہے۔

سوال نمبر ۹۔ کسی صحیح مرفوع متصل حدیث میں رسول اللہ نے نہیں فرمایا۔ کہ مسیح موعود نبی اللہ ہوگا۔

جواب۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں مخصوص کیا گیا ہوں۔ ۔۔۔۔۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے۔ کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔ وہ پیشگوئی پوری ہو جائے۔ پھر دیکھو بدر ۱۱۔ جولائی ۱۹۱۲ء حضرت اقدس خلیفۃ المسیح اول فرماتے ہیں۔ اگر مسیح موعود نبی کا لفظ اپنی نسبت نہ بولتے۔ تو مسلم کی حدیث کو غلط قرار دیتے جس میں آنے والے کا نام نبی اللہ رکھا گیا۔ آپ چاہے مانو یا نہ مانو۔ شاید آپکا دعویٰ ہو۔ کہ نور الدین رض کو احادیث کا علم نہ تھا۔ اور مسیح موعود نے بلا سمجھے سوچے اس حدیث کو صحیح لکھ دیا۔

سوال نمبر ۱۰۔ حضرت صاحب نے جہاں کہیں اپنی نسبت نبی کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ وہیں اس کے معنی اور تشریح اور توضیح کر دی ہے۔ حالانکہ انبیاء میں سے کسی نبی نے خواہ تشریعی یا غیر تشریعی یہ تشریح لفظ نبی کی اپنے متعلق نہیں کی؟

جواب۔ حضرت اقدس کی غرض نبی کے لفظ کی تشریح و توضیح کرنے سے یہ ہے۔ کہ ہزارہا دفعہ مجھے خدا نے رسول اور نبی کر کے پکارا ہے۔ کوئی جاہل یہ نہ سمجھ لے۔ کہ صاحب شریعت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اور یہ کسطرح رسول ہو گئے تو انہوں نے تشریح کر دی۔ کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں اور حقیقی نبی ہوں۔ مگر براہ راست نہیں۔ بلکہ بہ برکت متابعت آنحضرت صلعم ہوں۔ دیکھو ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۶ سطر ۱۵۔ رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی بھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔ اور میرا یہ قول کہ من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب اس کے معنی صرف اس قدر ہیں۔ کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔ چونکہ مسیح موعود حکم عدل ہے۔ اس واسطے اس کے لئے ضروری تھا۔ کہ نبی کے لفظ کی حکم اور عدل کے لحاظ سے تشریح اور توضیح کر دیتے۔ سو انھوں نے کر دی اگر ان کو حکم عدل تم سمجھتے۔ تو یہ سوال نہ کرتے۔ خدا آپ لوگوں کو سمجھ دیوے۔

مسئلہ متعلق کفر و اسلام غیر احمدیاں

سوال نمبر ۱۔ خدا کا حکم ہے۔ لا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلام لست مؤمنا۔ یعنی جو السلام علیکم کہے اس کو کافر مت کہو۔

جواب۔ اگر یہی معنے آپ نے کئے ہیں۔ کہ جو السلام علیکم کہے اس کو کافر مت کہو۔ تو میں ایک واقعہ آپ کے جانے کے بعد کا بیان کرتا ہوں۔ بھیرہ میں شمس الدین صاحب درزی جو کہ آپ کی پارٹی کے ہیں۔ اور مولوی محمد صدیق صاحب جو کہ سیکرٹری آپ کی پارٹی بھیرہ کے ہیں۔ وہ شمس الدین کی دکان پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور یہ عاجز بھی وہاں موجود تھا۔ تو وہاں پادری حمید الدین صاحب ساکن بھیرہ کا آ گیا۔ تو پادری صاحب نے آتے ہی کہا۔ کہ السلام علیکم۔ تو مولوی محمد صدیق نے جواب وعلیکم السلام کا دیا۔ میں نے مولوی صاحب کو کہا۔ کہ پادری صاحب نے السلام علیکم آپ کو کہا۔ کیا پادری صاحب مسلمان ہیں؟ تو بعد تھوڑی سی خاموشی کے مولوی صاحب نے پادری صاحب سے پوچھا۔ کہ آپ نے السلام علیکم طنزاً بولا ہے۔ یا مذہب کے رو سے۔ تو پادری صاحب نے فرمایا۔ میں نے طنزاً نہیں بولا۔ بلکہ مذہب کے رو سے اور نیک نیتی سے۔ پھر میں نے کہا۔ اب تو یہ مسلمان ہوئے۔ کیونکہ مذہب کے رو سے اور نیک نیتی سے السلام علیکم کہا تو پھر مولوی صاحب خاموش ہو گئے اب براہ مہربانی ان سے پوچھکر یہ مسئلہ پھر لکھنا۔

سوال نمبر ۲۔ ھو سمّٰکم المسلمین یہ نام جو خدا کی طرف سے امت محمدیہ کا رکھا گیا ہے۔ اس واسطے مسلمان کا نام کافر رکھنا جائز نہیں۔

جواب۔ افسوس ہے آپ پر کہ ہم پر یہ الزام لگاتے ہو۔ ہم نے کب کسی اللہ اور رسول کے فرمانبردار کو کافر کہا۔ کیونکہ مسلمان کے معنے اللہ اور رسول کے حکموں کے مطابق عملدرآمد کرنیوالا ہے۔ اور اللہ اور رسول نے فرما دیا ہے۔ کہ مسیح موعود کا ماننا اللہ اور رسول کا حکم ہے۔ جو اس کو نہ مانیگا۔ وہ خدا اور رسول کا نافرمان ہے۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔ کشتی نوح صفحہ ۵۰ سطر ۲ یہی صورت اس جگہ پیش آئی۔ گویا اٹھارہ سو برس کے بعد وہی عیسیٰ پھر پیدا ہو گیا۔ اور وہی یہودی پھر پیدا ہو گئے۔ اب آپ فرما دیں۔ کہ جن کو حضرت اقدس یہودی فرمایا ہے۔ وہ ہیں تو مسلمان۔ پھر سوال آپکا کہ حدیث لا تکفروا اہل قبلتکم تو آپ کا فتویٰ حضرت اقدس پر کیا ہے؟ پھر سمّٰکم المسلمین کے ساتھ من قبل بھی ہے۔ پس یہودیوں اور مشرکوں کو جن کا نام اللہ نے مسلم رکھا تھا۔ کیوں کافر کہتے ہو؟ اور بار بار آپ کا لکھنا کہ کسی مسلمان کو کوئی کافر کہے۔ تو وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔ یا یہودی کہے۔ تو یہودی ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر ۳۔ خلفاء کا منکر فاسق ہے۔ نہ کافر۔

جواب۔ یہ صحیح ہے۔ کہ خلفاء کا منکر فاسق ہے۔ حضرت ابوبکر۔ عمر۔ و عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا منکر فاسق ہے چونکہ حضرت عیسیٰ ابن مریم نبی تھے۔ اس واسطے ان کا منکر کافر اور اس کے مثیل کا منکر بھی کافر۔ کیونکہ دونوں کا درجہ ایک ہی ہے۔ (بلکہ مسیح محمدی کا بڑھ کر ہے) اور ان کے منکروں کا بھی درجہ ایک ہی ہے۔ اس واسطے دونو صورتیں یکساں ہیں۔ تو ان کے نتائج بھی یکساں ہونے چاہئیں۔ بلکہ محمدی مسیح کے منکر بقول خلیفۃ المسیح اس سے بڑھ کر فتویٰ کے مستحق ہیں۔

سوال نمبر ۴۔ کا جواب بھی سوال نمبر ۳ میں آگیا ہے غور سے پڑھو۔

متعلق مسئلہ خلافت مسیح موعود

سوال نمبر ۱ و ۲ و ۳۔ چونکہ خلافت کے متعلق ہیں۔ اور خلافت کے متعلق بہت کچھ مدلل طور پر جواب دئے جا چکے ہیں بار بار وہی اعتراض پیش کرنے محض تضیع اوقات ہے۔

سوال نمبر ۴۔ آنحضرت صلعم کو خاتم النبیین فرمایا۔ اور آپ نے اس کی تشریح میں لا نبی بعدی فرمایا۔ حضرت صاحب کو خاتم الخلفاء فرمایا گیا۔ اس کے کیا معنی ہیں۔

جواب سوال نمبر ۴۔ میں دیکھو اور جواب نمبر ۱ میں۔ پھر یہ بھی یاد رکھو۔ کہ جیسے خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں۔ کہ آنحضرت کی مہر سے آئندہ نبی ہونگے۔ اسی طرح خاتم الخلفاء کے یہ معنی ہیں۔ کہ آپ کے فیض سے آئندہ جماعت احمدیہ سے خلفاء اسلام ہوں گے۔

سوال نمبر ۳۔ اگر خلافت بعد حضرت صاحب کے ہونی ضروری ہوتی۔ تو آیت وعد اللہ الذین آمنوا منکم الہام میں فرمائی جاتی۔

جواب۔ خدا نے قرآن مجید میں فرما دیا ہے۔ آخرین منہم لما یلحقوا بہم۔ یعنے اے رسول جو تیرا اصلی بروز اخیر زمانہ میں ہوگا۔ اس کے اصحاب بھی تیرے اصحابوں کی مانند ہوں گے۔ پس جیسا کہ رسول اللہ صلعم کے اصحاب میں سے حضرت ابوبکر رض۔ عثمان رض۔ عمر رض۔ علی رض خلفاء تھے۔ ویسے ہی مسیح کے اصحاب میں سے اسی قسم کے خلفاء ہوئے۔ اور خدا کے فضل سے وہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ حضرت ابوبکر رض کے مقابل حضرت نور الدین رض صدیق اور ان کے بعد حضرت عمر رض کے مقابل حضرت فضل عمر رض ہوئے۔ آمنا و صدقنا الحمد للہ

خدا تعالیٰ کے پاک کلام کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ خوش قسمت وہ لوگ ہیں۔ جو کہ خدا کی پاک کلام کی پیشگوئی پوری ہونے پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ بدبخت وہ لوگ ہیں۔ جو پاک کلام پر اعتراض کرتے ہیں۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷

وآخرین منہم لما یلحقوا بہم۔ یعنی آنحضرت صلعم کے اصحاب میں سے ایک اور فرقہ ہے۔ جو ابھی ظاہر نہیں ہوا...... کہ آنیوالی قوم میں ایک نبی ہوگا۔ کہ جو آنحضرت صلعم کا بروز ہوگا۔ اس لئے اس کے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہلائیں گے۔ جسطرح صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں۔ وہ اپنے رنگ میں ادا کریں گے...... اور ہر ایک جانتا ہے۔ کہ منہم کی ضمیر اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرف راجع ہے۔ لہذا وہی فرقہ منہم میں داخل ہو سکتا ہے۔ جس میں ایسا رسول مبعوث ہو۔ کہ جو آنحضرت صلعم کا بروز ہو

اصحاب کی مماثلت تب پوری ہو۔ جب مسیح موعود کے اصحاب میں ابوبکر رض۔ عثمان رض۔ عمر رض۔ علی رض جیسے خلیفہ ہوں۔ سو خدا کا شکر ہے۔ کہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ اور ہم ایمان لائے۔ ہاں ان کی خلافت جلالی تھی۔ اور اُن کی خلافت روحانی۔ ان کی خدمت دینی اور رنگ میں تھی۔ اور ان کی خدمت دینی اور رنگ میں۔ حضرت اقدس ع نے خطبۂ الہامیہ میں فرمایا ہے۔ صفحہ ۱۷۱

"جو مجھ میں اور مصطفےٰ میں تفریق کرتا ہے۔ اُس نے مجھے نہ دیکھا اور نہ پہچانا ہے"۔ بھائیو! مصطفیٰ میں اور مسیح موعود میں تفریق نہ کرو۔

منشی احمد دین

شاگردان رشید کا سلوک اپنے محسن استاد سے

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی وہ بزرگ ہیں۔ جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح اول رض نے خواجہ صاحب و منتظمین پیغام کی درخواست پر قرآن مجید پڑھانے اور نماز با جماعت کرانے کے لئے لاہور بھیجا تھا۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف عرصہ سے لاہور میں ہیں۔ اور ان محسن کشوں کو قرآن مجید پڑھاتے رہے ہے۔ اب احمدیہ بلڈنگس کے شاگردان رشید مفصلہ ذیل الفاظ میں ان کی تواضع کرتے ہیں۔

(۱) ناپاک خیالات والا۔ (۲) ناپاک خیالات سے متاثر کرنے والا۔ (۳) اپنی سزا کو پہنچ گیا۔ (۴) غلام رسول خود اللہ کی گرفت کے نیچے آکر اور وہی سزا پا کر جو ڈوئی نے حضرت مسیح موعود کے خلاف پائی تھی۔ لاہور سے رخصت ہو گیا۔ (۵) یہ ناعاقبت اندیش انسان۔ (۶) تعلی کے کلمات سے منہ نکالنے والا۔ (۷) ان تمام باتوں (گالی گلوچ) میں انہوں نے اپنے پیر و مرشد (صاحبزادہ صاحب یا مسیح موعود سے مراد ہوگی) کا تتبع کیا۔ (۸) صاحبزادہ صاحب نے گدی پر بیٹھتے ہی (۹) فاسق۔ ابلیس۔ شریر۔ کے الفاظ سب سے پہلے صاحبزادہ صاحب کے زبان اور قلم سے نکلے (یوں کہئے خدا کی زبان سے۔ اس کے فرستادہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے۔ اس کے خلفاء راشدین کی زبان سے۔ اس کے مسیح موعود کی زبان سے۔ اور اب جی بھر کر ان کو کوس لو۔ اور اگر دوسرے رنگ میں پوچھتے ہو۔ تو بھی سن لو! کہ مسلمانوں کو کافر کہنے والا یعنی کافر اور تقویٰ کی راہوں سے دور سب سے پہلے مولوی محمد علی صاحب نے خدا کے مسیح کے فرزند دلبند گرامی وار جمند۔ کو کہا) (۱۰) سب مدار نجات بدل کر میاں محمود کی بیعت میں آ رہا ہے (سبحان اللہ کیا ادب ہے۔ کیا تہذیب ہے۔ کیا نرمی ہے۔ اور کیا شیریں زبانی ہے) (۱۱) کیسے ایمانی نہیں۔ (یعنی لے غلام رسول کیسے ایمان ہو!) (۱۲) ایک شخص جو سالہا سال تک تمہارے سارے کاروبار چلاتا رہا (یعنی مولوی محمد علی صاحب ہی مدرسے کی ہیڈ ماسٹری کرتے تھے۔ وہی بورڈنگ کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔ وہی لنگر کے مہتمم تھے۔ وہی محاسب تھے وہی سکرٹری تھے۔ وہی ایڈیٹر ریویو آف ریلجنز تھے۔ غالباً بدر و تشحیذ و الحکم و نور کی ایڈیٹری جناب کے ہی قلم اعجاز رقم کی مرہون منت ہے۔ مدرسہ احمدیہ کی مہتممی جناب ہی کے سپرد رہی۔ مقبرہ بہشتی اور اس کے باغیچہ کا انتظام تو آپ ہی کا حصہ تھا۔ اور تعمیر کے محکمہ کی تو اینٹ اینٹ آپ کے کارناموں کی شہادت دے رہی ہے) (۱۳) گندے الفاظ سے یاد کرتے ہو۔ یہ سب کچھ لکھا کر پیغام لکھتا ہے۔

"کیا ہم نے بھی کبھی ایسا کوئی لفظ میاں صاحب کو چھوڑ ان کے کسی ادنیٰ سے ادنیٰ مرید کے متعلق استعمال کیا؟"

اس پر ہمیں وہ قصہ یاد آگیا۔ جو حضرت خلیفۂ اول اکثر بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں نے کسی غلیظ گالیاں دینے والے سے کہا۔ تم گالیاں کیوں دیتے ہو؟ تو اس نے نہایت مغلظ گالی دیکر کہا۔ کون کہتا ہے کہ میری زبان کبھی اس وقت تک گالیوں سے آشنا ہوئی ہے یا کوئی گندہ لفظ میری زبان پر آیا*

حوالہ خط میں تحریف

مولوی غلام رسول صاحب کے خط کا ایک حصہ چھاپ دیا۔ اور یہ نہیں بتایا۔ کہ یہ خط ایک گالیوں کے بھرے ہوئے خط کے جواب میں ہے۔ (جواصل اگر مل گیا۔ تو آئندہ ہفتہ چھاپ دیا جائیگا۔) چنانچہ اسی خط کا جو فاضل راجیکی نے وزیر آباد کے منکران خلافت کے جواب میں بھیجا۔ (پہلا حصہ یہ ہے)

دہن خویش بدشنام میالا صائب!
کیں از قلب ہر کس کہ نہی باز آید ؛؛

برادران جماعت وزیر آباد (سلمکم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ)۔ آپ کا ملفوف پہنچا۔ جس کو پڑھا اور پھر پڑھا۔ اور غور سے پڑھا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء آپنے جو کچھ اس میں لکھا اور لکھایا۔ وہ قابل اعادہ نہیں۔ لیکن شکر ہے۔ کہ اس انتقامی تحریر سے آپ کو ثلج قلب حاصل ہوا۔ اگر اس سے بڑھ کر سو گنا بلکہ ہزار گنا تک بھی سب وشتم آپ کی طرف سے استعمال کی جاتی۔ تو بھی مجھے ویسی ہی راحت اور خوشی تھی جیسی کہ اب۔ اور یہ اس لئے کہ بحمد اللہ میرے احباب اس طرح سے خوش ہوتے ہیں۔ اور یہ طرز ان کی راحت کا موجب ہے۔ مجھے آپ صاحبان سے محبت ہے۔ اور سچی محبت ہے۔ واللہ علیٰ ما اقول شہید۔ اور اسی کا تقاضا تھا۔ کہ جس امر کو میں نے علیٰ وجہ البصیرت حق سمجھا۔ بحکم حدیث نبوی صلعم لا یؤمن احدکم حتیٰ یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ۔ اپنے بھائیوں کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اگر میں مداہنہ پسند اور منافق کی طرح یوں ہی زبانی دوستی کا دم بھرنے والا خبیث انسان ہوتا۔ تو میں بخلاف اس کے کہ آپ کو ایسا خط لکھتا۔ کہ جس سے آپ اسقدر برافروختہ ہوتے۔ منافقانہ اور مرنج ومرنجان کے طرز مداہنہ آمیز الفاظ سے آپکی خوشامد کر دیتا جس سے آپ مجھ پر اور بھی خوش ہوتے مگر مومن مخلص کی شان سے چونکہ یہ امر بعید ہے۔ اس لئے میں نے ایسے طرز کو اختیار کرنا اپنے لئے گناہ سمجھا۔ اور آپ یاد رکھیں۔ کہ ہم آپ کے سب وشتم سے ناراض ہونے والے نہیں۔ اور نہ ہی اس کے مقابل غیر مہذب طریق کو استعمال کرنے والے ہیں۔ بلکہ جس امر کو راستی اور حق یقین کریں گے۔ گو وہ الحق مر کی شان میں مرارت ہی کیوں نہ رکھتا ہو۔ مومنانہ جرأت کیساتھ بعض اپنے بھائیوں کی بہتری کیلئے ضرور پیش کرینگے جیسے پہلے خط میں بجز اسکے کہ الہامی قول کیمطابق فعل کی تطبیق سے ایک حق کا اظہار کر دیا۔ تو یہ کوئی گناہ کی بات نہ تھی ؛

حضرت فضل عمر رضہ کے فتوحات!

۲۳- جون۔ کل اور پرسوں مونگ رسول میں جو ہے وہاں کے احباب نے جلسہ بنایت اخلاص سے کیا۔ مضافات کے احمدی بھی اکثر آگئے تھے۔ رات اور دن کو حافظ روشن علی صاحب حافظ غلام رسول صاحب مولوی اسمٰعیل صاحب مولوی احمد بخش صاحب اور خاکسار نے تقریریں کر کے اپنی طرف سے کما حقہ تبلیغ کی۔ مخالفین میں ہل چل مچ رہی ہے۔ دوران جلسہ میں بعض بعض کو کہتے تھے۔ کہ اب ان کا جواب دو۔ جو کچھ ان کا مذہب ہے۔ اُن کی تردید کرنا گویا اسلام کی تردید کرنا ہے۔ حضور کی تائید اور تصدیق غایت درجے بیرونی جماعتوں میں ظاہر ہو رہی ہے۔ مولوی محمد علی صاحب تو چالیس ابدال کو رو رہے ہیں۔ مگر یہاں تو جس جماعت میں جانیکا اتفاق ہوتا ہے کئی چالیس نظر آتے ہیں۔ اتنی جگہ پھرا ہوں۔ مگر سوائے وزیر آباد کے ہر جگہ بیسیوں احباب نے اپنے الہامات کشوف اور خوابات سنائے ہیں۔ اور بیسیوں نے اپنے استخارہ کے نتائج تصدیق خلافت میں بیان کئے ہیں۔ میرا خیال ہے۔ کہ اگر ان تمام احباب کے کشوف اور الہامات وغیرہ بصورت کتاب جمع کئے جاویں۔ تو کئی بائبلیں تیار ہوں۔ مگر افسوس منکر خلافت کی خود رائی کے مطابق مسیح موعود نے حدیث النفس اور جھوٹی خوابوں کا دروازہ کھولا ہے۔ اور ہزاروں کی تعداد میں ایسے مرید طیار کئے ہیں۔ جو جھوٹی خوابیں بنانے والے اور حدیث النفس کے ماتحت چلنے والے ہیں۔ معلوم ہوا۔ کہ جماعت کا اکثر حصہ جو محض اشارات الٰہی اور خوابوں اور استخاروں کی بناء پر مسیح موعود پر ایمان لائے۔ وہ ممکن ہے کہ حدیث النفس سے دہوکا کھائے ہوئے ہوں۔

(مسافر صداقت مآثر)

(۲) پرسوں برد زیدہ کو جناب مفتی محمد صادق صاحب کا لکچر کلکتہ میں ہوا۔ سامعین ہندو بنگالیوں نے توجہ سے جناب مفتی صاحب کی باتیں سنیں۔ مفتی صاحب نے حضرت مسیح موعود کا دعویٰ اچھی طرح دلائل سے ثابت کیا۔ اور حضرت محمد صلعم صاحب کی نبوت ثابت کی۔ کہ وہ سچے نبی تھے۔ بنگالیوں کے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ ان سب باتوں کو بنگالیوں نے مان لیا ہے ؛

(الحکم الدین)

بیعت کرنے والے

(۱) محمد علی صاحب موضع دہیڑا (گجرات) ۲- ۳- محمد صاحب (۳) راجھا صاحب۔ گورہ راسی۔ (تحصیل نکودر) (۴) چوہدری پیر بخش صاحب مرالی۔ (ضلع سیالکوٹ) ۵- چوہدری خدایار صاحب بھوجک (ضلع سیالکوٹ) (۶) چوہدری فضل دین مریکے (ضلع سیالکوٹ) ۷ تا ۱۳- بھولا صاحب۔ اللہ دتا صاحب امر دین صاحب۔ دوسے صاحب۔ میاں خیراتی۔ میاں نواب۔ میاں قادر۔ چک نمبر ۵۵۔ (ضلع لائل پور) ۱۴۔ فقیر اللہ صاحب کھیوہ باجوہ۔ (سیالکوٹ) ۱۵ مولا داد صاحب نمبردار (۱۶) غلام محمد صاحب پٹی دار۔ رجوعہ (گجرات) ۱۷۔ ملک محمد خان صاحب سبی ریاست (پٹیالہ) ۱۸۔ امام الدین صاحب بھٹیال۔ (سیالکوٹ) ۱۹۔ محمد الدین صاحب چک نمبر ۶ (شاہ پور) ۲۰۔ علی محمد صاحب کرہ دار جانگ۔ ۲۱۔ عالم دین صاحب ۲۲۔ حسن محمد صاحب ولد عالم دین صاحب ملکہ والی (گجرات) ۲۳ شیخ بوڑا صاحب۔ دہرم کوٹ بگہ۔ ۲۴۔ نور الدین صاحب دہرم کوٹ بگہ۔ ۲۵۔ عبد الحکیم صاحب ساگر ضلع چیا کس ؛

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب پر اتمام حجت

خلافت علی منہاج النبوۃ۔ ایک ٹریکٹ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے لکھا۔ اور پیغامی انجمن لاہور نے چھپوایا ہے۔ اس میں مشکوۃ باب الانذار والتحذیر کی اس حدیث پر جو حذیفہ سے مروی ہے اعتراض کیا ہے۔ جس میں پانچ دوروں کا ذکر ہے۔ اور آخری دور کے متعلق یہ الفاظ ہیں۔ ثم تکون خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ۔ ہم کہتے ہیں یہ خلافت مسیح و مہدی کے زمانہ سے شروع ہوگی۔ ڈاکٹر صاحب اس حدیث کو ضعیف ٹھہرتے ہیں اور اس آخری دور کا مصداق عمر بن عبد العزیز کو بناتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے تمام اعتراضوں کا دندان شکن جواب رسالہ تشحیذ ماہ جون گزشتہ ۱۹۱۶ء میں دیا گیا ہے۔ ناظرین الفضل ۳ کے ٹکٹ بھیجکر یہ رسالہ منگوا سکتے ہیں۔ ایک روپیہ کے آٹھ دیئے جاویں گے۔ محصولڈاک علاوہ۔ اس رسالہ ماہ جون میں حضرت مسیح موعود کی نبوت اور خلیفہ کی بیعت ضروری ہے پر دو زبردست مضمون قابل دید ہیں ؛